Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۵/۴۰ | جمعرات ۷، شوال ۱۴۱۰ھ، ۳، ہجرت ۱۳۶۹ہش، ۳، مئی ۱۹۹۰ء | نمبر ۹۹

بچپن سے سچ کی عادت ڈالیں

"جماعت احمدیہ کے بچوں کے اوپر میں خصوصیت کے ساتھ نظر رکھتا ہوں اور میرے نزدیک جب تک بچپن سے سچ کی عادت نہ ڈالی جائے، بڑے ہو کر سچ کی عادت ڈالنا بہت مشکل کام ہو جاتا ہے"۔

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ - الفضل ۱۱، دسمبر ۱۹۸۹ء ص ۲)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"خاتمہ بالخیر ایسا امر ہے کہ اس کی راہ میں بہت سے کانٹے ہیں۔ جب انسان دنیا میں آتا ہے تو کچھ زمانہ اس کا بے ہوشی میں گزر جاتا ہے۔ یہ بے ہوشی کا زمانہ وہ ہے جبکہ وہ بچہ ہوتا ہے اور اس کو دنیا اور اس کے حالات سے کوئی خبر نہیں ہوتی۔ اس کے بعد جب ہوش سنبھالتا ہے تو ایک ایسا زمانہ آتا ہے کہ وہ بے ہوشی تو نہیں ہوتی۔ جو بچپن میں تھی لیکن جوانی کی ایک مستی ہوتی ہے جو اس ہوش کے دنوں میں بھی بے ہوشی پیدا کر دیتی ہے اور کچھ ایسا از خود رفتہ ہو جاتا ہے کہ نفس امارہ غالب آجاتا ہے۔ اس کے بعد پھر تیسرا زمانہ آتا ہے کہ علم کے بعد پھر لاعلمی آجاتی ہے اور حواس میں اور دوسرے قویٰ میں فتور آنے لگتا ہے۔ یہ پیرانہ سالی کا زمانہ ہے۔ بہت سے لوگ اس زمانہ میں بالکل حواس باختہ ہو جاتے ہیں اور قویٰ بیکار ہو جاتے ہیں۔ اکثر لوگوں میں جنوں کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسے بہت سے خاندان ہیں کہ ان میں ۶۰ یا ۷۰ سال کے بعد انسان کے حواس میں فتور آجاتا ہے۔ غرض اگر ایسا نہ بھی ہو تو بھی قویٰ کی کمزوری اور طاقتوں کے ضائع ہو جانے سے انسان ہوش میں بے ہوش ہوتا ہے اور ضعف و تکاہل اپنا اثر کرنے لگتا ہے۔ انسان کی عمر کی تقسیم انہیں تین زمانوں پر ہے اور یہ تینوں ہی خطرات اور مشکلات میں ہیں۔ پس اندازہ کرو کہ خاتمہ بالخیر کے لیے کس قدر مشکل مرحلہ ہے"۔

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۲۵۴، ۲۵۵)

ہر وقت جناب الٰہی سے بخشش طلب کرتے رہو اور اسی کو اپنا ولی و ناصر جانو

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاول) اللہ تعالیٰ ان سے راضی رہے

"تم لوگ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کی باتیں جانتا ہے اور ایک دن تمہارا احساب ہوگا۔ خود حساب دینا ہی ایک خطرناک معاملہ ہے۔ پاس کرنا اور ناکام رہنا تو دوسری بات ہے جو تقویٰ کی راہ پر چلا اسے بخشش دے گا اور جو گمراہ ہیں ان کو عذاب ہوگا۔ ہمارا رسول (آقا) اور دوسرے (ایمان لانے والے) تو اس طریق پہ چلتے ہیں کہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں فرشتوں کی نیک تحریکیں مانتے ہیں اور ان میں تفرقہ نہیں کرتے یعنی یوں نہیں کہ کسی کو مان لیا اور کسی کو نہ مانا۔ پھر ان کی گفتار، ان کی کردار سے کیا نکلتا ہے..... یعنی ثابت کرتے ہیں نہ صرف وہ اپنی زبان بلکہ اپنے اعمال سے دکھاتے ہیں کہ باتیں سنیں اور ہم فرمانبردار ہیں تیری بخشش طلب کرتے ہیں ر تیرے حضور ہم نے جانا ہے اے مولا تو ہی ہمیں طاقت عطا فرما اور ہمارے نسیان و خطا کا مواخذہ نہ کر ہم پر وہ بوجھ نہ رکھ جو ہم سے برداشت نہ ہو سکے۔ یہ دعا ایمان لانے والوں کی ہے۔ تم بھی مانگا کرو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔ ہر وقت جناب الٰہی سے بخشش طلب کرتے رہو اور اسی کو اپنا ولی و ناصر جانو۔ بعض آدمی ایسے ہیں کہ ان کو سمجھانے والے کے سمجھانے کی برداشت نہیں، وہ اپنے خیالات کے اندر ایسے منہمک ہوتے ہیں کہ کسی کی پرواہ نہیں کرتے اسی قسم کی بے پرواہی اور تکبر کا نتیجہ ہے کہ کفار نے سلطنتیں لے لیں۔ اگر تم پورے طور سے خدا کی بادشاہت اپنے اوپر مان لیتے اور ایمان لانے والے بنتے تو کفار

باقی ص ۲ کالم ۲ پر

اخبار الفضل کے ایڈیٹر، پبلشر اور پرنٹر کے خلاف مقدمہ

مکرم نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل، مکرم آغا سیف اللہ، پبلشر اور قاضی منیر احمد پرنٹر اخبار الفضل کے خلاف ۸۔ اپریل ۹۰ء کو دفعہ ۲۹۸/c کے تحت مقدمہ درج ہوا ہے۔ جس میں سب ملزمان کی ضمانت قبل از گرفتاری ہو چکی ہے۔ اب مقدمہ آر۔ ایم ربوہ کی عدالت میں زیر سماعت ہے۔

ناظر امور عامہ

- مکرم ملک جہانگیر محمد جوئیہ صاحب امیر ضلع خوشاب کا بیٹا محمد شاہ جہان بیمار ہے۔
- مکرم داؤد احمد صاحب صابر (بہاولپور) دو سال سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں
- محترمہ اہلیہ خالد ہدایت بھٹی صاحبہ اپنے بیٹے کے لئے دینی و دنیوی ترقیات کے حصول کی درخواست دعا کرتی ہیں۔
- فیصل آباد بورڈ کا میٹرک کا نتیجہ آنے والا ہے۔ قارئین تمام احمدی طلبہ و طالبات کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔
- مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب آف کالا کلاں کی آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔
- مکرم ریاض احمد صاحب آف پنڈی دھوتھڑاں کے بازو کا اپریشن ہوا ہے
- مکرم اعجاز احمد صاحب ولد فتح محمد صاحب کارکن کیوریٹو میڈیسن کا بیٹا کئی روز سے شدید بیمار ہے۔
- مکرم عبدالشکور صاحب (فرینکفرٹ جرمنی) کے بیٹے عرفان احمد کو ایکسیڈنٹ میں سر میں شدید چوٹ آئی ہے۔
- مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر شدید بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس، ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی، ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۳ ہجرت ۱۳۶۹ ہش ـ ۳ مئی ۱۹۹۰ء

"عید مبارک"

ہمارے اداریہ کا عنوان ہے "عید مبارک"۔ اور یہ وہ عید مبارک ہے جو پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں نواز شریف صاحب نے اپنے دستخطوں سے ہمیں بھیجی ہے۔ ہم میاں صاحب کے ممنون ہیں کہ اس خوشی کے موقعہ پر انہوں نے ہمیں یاد رکھا اور وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے ہمیں عید مبارک کہہ کر ہمارا حوصلہ بڑھایا۔ معلوم نہیں ہم انہیں عید مبارک کہیں تو کسی کے جذبات مجروح نہ ہو جائیں اور وہ ہمیں موردِ الزام قرار دیتے ہوئے ہم پہ مقدمہ ہی کھڑا کر دے۔ عید مبارک کا جواب خیر مبارک ہوتا ہے۔ اس لئے ہم پنجاب کے وزیر اعلیٰ کے اس اقدام خیر سگالی کے جواب میں خیر مبارک کہتے ہیں۔ اور یوں خیر مبارک کہتے ہوئے ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہم پاکستانی ہیں۔ پاکستان اور پاکستان کی ترقی سے محبت رکھتے ہیں۔ دل و جان کی قربانی دے کر پاکستان کے استحکام کا عہد کئے ہوئے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ پاکستان میں ہر قسم کی نفرت کا خاتمہ ہو۔ ہر قسم کے مناقشات انجام پذیر ہوں۔ شر کا استیصال ہو اور خیر ہی خیر نظر آئے۔ انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی، صوبوں میں بھی اور وفاق میں بھی۔ ہم نہ بے جا طور پر کسی فرد کے خلاف ہیں اور نہ کسی کے حق میں۔ ہمیں غرض ہے پاکستان سے۔ جہاں لوگ تو آتے جاتے رہیں گے لیکن ملک اپنی جگہ قائم رہے گا۔ ہمارے خیر مبارک کے جذبات میں یہ ساری باتیں شامل ہیں اور ان سے بہت زیادہ بھی جو ہم اس مختصر سے کالم میں احاطۂ تحریر میں نہیں لا سکتے۔ ان میں ہماری وہ ساری دعائیں شامل ہیں جو پنجاب کو اور دیگر صوبوں کو اور وفاق کو امن عطا کریں سکون عطا کریں۔ استحکام عطا کریں اور ترقیات کی شاہراہ پر گامزن کریں۔

ہم نہایت ادب کے ساتھ وزیر اعلیٰ صاحب کی خدمت میں یہ گذارش بھی کرنا چاہتے ہیں کہ کیا انہیں معلوم ہے کہ الفضل کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ بہت سے لوگ انہیں بہت کچھ بتاتے ہوں گے لیکن انصاف کا تقاضہ یہ ہے کہ وہ ہم سے پوچھیں۔ ہمیں اس بات کا موقعہ دیں کہ ہم اپنے ساتھ کی جانے والی زیادتیوں سے انہیں آگاہ کریں۔ الفضل ایک ایسی جماعت کا نمائندہ پرچہ ہے جس کے اراکین ساری دنیا میں موجود ہیں۔ ہر بات جو الفضل کو زک پہنچانے کے لئے کی جاتی ہے اس سے لاکھوں دل مجروح ہوتے ہیں۔ ہر وہ شخص جو ہمیں انصاف دیتا ہے اس کے لئے لاکھوں افراد دل کی گہرائیوں سے دعا کرتے ہیں۔

ہم وزیر اعلیٰ پنجاب کے اس خیر سگالی کے جذبے کے جواب میں پنجاب اور وفاق میں مفاہمت کے لئے اور پاکستان کے استحکام اور اس کی روز افزوں ترقیات کے لئے دست بدعا ہیں۔

اسی میں ہے راحت اسی میں سکوں
یہی گھر ہے اپنا یہی ہے چمن
دلیلِ محبّت نہ پوچھے کوئی
ہمیں دل سے پیارا ہے اپنا وطن

ابوالاقبال

جس دَور کی ارہاص ہے یہ یورشِ آلام
وہ دَور مقدّر ہے مرا صورتِ انعام

گھر گھر کی منڈیروں پہ مری روشنیاں ہیں
ہیں قریہ بہ قریہ مری تفہیم کے اقدام

آزردگیٔ دل کا مداوا ہیں یہ آنسو
تلقین کی تلقین ہیں پیغام کا پیغام

ہر سانس مری لذّتِ غم سے ہے عبارت
ہے میرے لئے غم کا سلیقہ بھی دلآرام

جس نور کی کرنوں سے ہے روشن مری قندیل
اُترا وہ سرِ عرش سے آ بیٹھا لبِ بام

آنکھوں کی نمی سے ہے عیاں دل کی برودت
رہتی ہے مری روح ہر اک حال میں خوش کام

تم دو گے جو آواز تو مَیں ڈھونڈ سکوں گا
مَیں کم نظری میں ہوں وگرنہ بڑا بَدنام

جس چشمۂ صافی سے پلاتے ہیں وہ مجھ کو
مَیں نے تو کبھی دیکھا نہیں دُرد تہِ جام

خود آ کے مرے کان میں کہتے ہیں کوئی بات
پھر بات کے کرنے کا مجھے دیتے ہیں الزام

کچھ لوگوں کو مکّہ نہیں جانے کی اجازت
باندھے ہوئے رکھتے ہیں مگر پھر بھی وہ احرام

کرتے ہیں نسیم آج جو تعریف کسی کی
کل کو یہی احباب نہ کر دیں اسے بَدنام

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت فضل عمر

اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے

علمی مسائل

رنگی کو نارنگی کہیں بنے دودھ کو کھویا
چلتی ہوئی کو گاڑی کہیں دیکھ کبیرا رویا

یعنی نارنگی تو ایک خوش رنگ رکھتی ہے لوگ اس کو نارنگی کہتے ہیں جسکے معنے یہ ہوتے ہیں کہ اس کا کوئی رنگ نہیں اور دودھ جب اپنے کمال کو پہنچ جاتا ہے تو اسے کھویا کہتے ہیں حالانکہ کھوئی ہوئی چیز وہ ہوتی ہے جو ضائع ہو جائے۔ اسی طرح جو چیز چلتی ہے لوگ اسکو گاڑی کہتے ہیں حالانکہ گڑی ہوئی چیز وہ ہوتی ہے۔ جو چل نہ سکے۔ کبیر کہتا ہے کہ دنیا کی یہ الٹی باتیں دیکھ کر میرے دل کو بہت دکھ ہوا کہ یہ دنیا کتنی غیر معقول ہے۔ کہ ہر چیز کا الٹا نام رکھتی ہے۔ کیا اس کی آنکھیں بھینگی ہو گئی ہیں کہ اسے سیدھی چیز بھی الٹی نظر آتی ہے۔ اسی طرح جہاں تک نام کا سوال ہے کوئی نام رکھ لیا جائے خواہ وہ مسلمانوں والا ہو یا ہندوؤں والا ہو یا بدھوں والا ہو یا پارسیوں والا ہو اس نام کی وجہ سے مذہب کی حقیقی روح انسان میں پیدا نہیں ہو جاتی۔ دنیا میں ہزاروں لوگ ایسے ہیں جو اپنے آپ کو ہندو یا مسلمان یا بدھ یا پارسی کہتے ہیں لیکن ان کی زندگی ان کے افکار ان کے رہنے سہنے کی عادات اور ان کے لباس کو دیکھا جائے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ عیسائی ہیں۔ لیکن جب ان کے نام معلوم ہوں تب پتہ لگتا ہے کہ فلاں شخص مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوا ہے فلاں شخص ہندوؤں کے گھر میں پیدا ہوا ہے اور فلاں شخص بدھوں یا پارسیوں کے گھر میں پیدا ہوا ہے۔ پس صرف نام کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اصل خوبی جو کسی چیز کی اہمیت کو بڑھانے والی ہوتی ہے وہ اسکی صفات ہوتی ہیں ورنہ مٹی کا بنا ہوا کیلا بھی نام کے لحاظ سے کیلا ہی ہوگا۔ مٹی کا بنا ہوا سیب بھی نام کے لحاظ سے سیب ہی ہوتا ہے۔ مٹی کا بنا ہوا آم بھی نام کے لحاظ سے آم ہی ہوتا ہے۔ ان چیزوں کو صرف پھلوں کا نام دے دینے کی وجہ سے ان کے اندر پھلوں کی خاصیت پیدا نہیں ہو جاتی اور نہ ان چیزوں سے اس طرح فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے جس طرح حقیقی آم یا سیب یا کیلے سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے غرض دنیا کو وہی چیز فائدہ پہنچا سکتی ہے جو اپنے نام کے مطابق اپنے اندر صفات بھی رکھتی ہو اگر اس کا نام تریاق ہو تو وہ اپنے اندر تریاقی خاصیت رکھتی ہو۔ اور اگر اس کا نام شفاء ہو تو وہ اپنے اندر شفائی اثرات رکھتی ہو۔

فرماتا ہے:۔

بڑی برکت والا وہ خدا ہے جو اگر چاہے تو تجھے ان کے منہ مانگے باغ سے بہت بہتر باغات دے دے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں اور تجھے بڑے بڑے محلات کا مالک بنادے۔ یعنی یہ تو تجھ سے ایک باغ مانگتے ہیں مگر ان نادانوں کو کیا معلوم کہ ہم نے تیرے لئے کیسے کیسے عظیم الشان باغات اور محلات مقدر کئے ہوئے ہیں یہ مسلمانوں کی آج کی بے بسی اور ان کی کمزوری کو دیکھ کر طعنہ زنی کر رہے ہیں۔ مگر مستقبل ان کی نظروں سے پوشیدہ ہے۔ اور وہ یہ نہیں جانتے کہ جن باغات پر ان کا قبضہ ہے اور جن خزانوں پر انہیں ناز ہے ایک دن آنے والا ہے کہ وہ ان کے ہاتھوں سے چھینے جائیں گے۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھیوں کو دے دیئے جائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس وعدے کو پورا کیا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی برکت سے اس نے مسلمانوں کو بڑے بڑے باغات اور محلات عطا فرمائے۔ وہ طائف اور نخلہ کے باغوں کے بھی مالک ہوئے اور قیصر و کسریٰ کے خزانوں کے بھی مالک ہوئے اور ہیروں اور جواہرات کے ڈھیر ان کے قبضے میں آگئے اور یہ سب کچھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق ہوا چنانچہ غزوہ احزاب میں جب مدینہ کی حفاظت کے لئے خندق کھودی جا رہی تھی تو اچانک ایک پتھر ایسا آگیا جو باوجود کوشش کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ٹوٹ نہ سکا۔ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی آپ خود وہاں تشریف لے گئے۔ اور کدال ہاتھ میں لی اور زور سے اس پتھر پر ماری۔ پتھر میں سے روشنی کی ایک شعاع نکلی اور آپ نے بلند آواز سے فرمایا (اللہ سب سے بڑا ہے) آپ کے نعرۂ تکبیر بلند کرنے پر صحابہؓ نے بھی زور سے نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ پھر دوسری دفعہ آپؐ نے کدال ماری تو پھر اس میں سے روشنی کی شعاع نکلی اور آپؐ نے پھر فرمایا (اللہ سب سے بڑا ہے) اور صحابہؓ نے بھی بڑے جوش سے کہا کہ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اس کے بعد تیسری دفعہ آپ نے کدال ماری تو پھر اس میں سے ایک شعاع نکلی اور آپ نے فرمایا (اللہ سب سے بڑا ہے) اور صحابہؓ نے بھی کہا (اللہ سب سے بڑا ہے) وہ پتھر ریزہ ریزہ ہو گیا۔ جب پتھر ٹوٹ چکا تو صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپؐ نے کدال مارتے وقت تین دفعہ "اللہ سب سے بڑا ہے" کیوں کہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا جب پہلی دفعہ پتھر میں سے روشنی نکلی تو مجھے کشفی حالت میں قیصر روم کے محلات دکھائے گئے اور ان کی کنجیاں میرے سپرد کی گئیں۔ پھر دوسری دفعہ میں نے کدال ماری تو مجھے مدائن کے سفید محلات دکھائے گئے اور مملکتِ فارس کی کنجیاں مجھے دی گئیں اس کے بعد تیسری دفعہ میں نے کدال ماری تو مجھے صنعا کے دروازے دکھائے گئے اور مملکتِ یمن کی کنجیاں مجھے دی گئیں۔ پس تم ان خدائی وعدوں پر ایمان لاؤ اور یقین رکھو کہ دشمن تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتا وہ یقیناً مغلوب ہوگا۔ اور خدا تعالیٰ تمہیں کامیابی و کامرانی عطا فرمائے گا۔ انہی وعدوں کے مطابق اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس قدر فتوحات عطا فرمائیں۔ کہ قیصر و کسریٰ جیسی عظیم الشان سلطنتوں کی انہوں نے اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ اور ان کے بڑے بڑے محلات اور باغات اور جواہرات بیش قیمت نوادرات مسلمانوں کے قبضے میں آگئے انہی فتوحات کے نتیجے میں ایک دفعہ کسریٰ شہنشاہ ایران کا رومال جو وہ تخت پر بیٹھتے وقت اپنے ہاتھ میں رکھا کرتا تھا۔ حضرت ابوہریرہؓ کے حصے میں آیا۔ حضرت ابوہریرہ کو ایک دفعہ نزلہ کی شکایت تھی انہیں کھانسی اٹھی تو انہوں نے کسریٰ شہنشاہ ایران کا رومال اپنی جیب سے نکال کر اس میں تھوک دیا اور پھر بے اختیار کہنے لگے بخ بخ ابوہریرہ یعنی واہ۔ واہ ابوہریرہ تیری بھی کیا شان ہے۔ پاس بیٹھنے والوں نے جب ان کا یہ فقرہ سنا۔ تو چونکہ وہ لوگ حدیث العہد تھے انہوں نے دریافت کیا کہ آپ نے یہ کیا بات کہی ہے انہوں نے کہا ایک زمانہ مجھ پر ایسا گذرا ہے جب مجھے سات سات وقت کا فاقہ آجاتا تھا اور میں شدت بھوک کی وجہ سے بے ہوش ہو جایا کرتا تھا مگر لوگ غلطی سے یہ سمجھتے تھے کہ مجھے مرگی کا دورہ ہو گیا ہے اور وہ اسکے علاج کے طور پر عرب کے رسم و رواج کے مطابق میرے سر پر جوتیاں مارا کرتے تھے حالانکہ مجھے بھوک کی شدت کی وجہ سے غشی ہوا کرتی تھی نہ کہ کسی بیماری کی وجہ سے مگر آج محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کی برکت سے میری یہ حالت ہے کہ میں کسریٰ شہنشاہ ایران کے رومال میں تھوک رہا ہوں۔

لجنہ کالم

قادیان میں مصباح کے نئے دور کے پہلے پرچے میں حضور نے مندرجہ ذیل مبارک تحریر سے رسالہ مصباح کو نوازا۔

آپ نے الفضل اور دوسرے ذرائع سے معلوم کر لیا ہوگا۔ کہ مصباح اب لجنہ اماء اللہ کی نگرانی میں دے دیا گیا ہے اب مرد اس کے بارے آزاد ہو گئے ہیں۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ وہ اس سے دست بردار ہو گئے ہیں۔ عورت اور مرد دین حق کی رُو سے دو کل نہیں نہ دو جزو ہیں بلکہ ایک کل کے دو جزو ہیں۔ وہ ایک کل نہیں کیونکہ وہ دونوں کے الگ الگ حق مقرر کرتا ہے۔ وہ دو جزو نہیں کیونکہ وہ دونوں کو الگ الگ رہنے کی اجازت نہیں دیتا۔ پس دین حق کی رو سے وہ ایک کل کے دو جزو ہیں۔ اس لئے وہ ایک دوسرے کی ذمہ داری سے کسی صورت میں بھی دست بردار نہیں ہو سکتے۔ پس جس طرح مردوں کے اخباروں میں آپ کی دلچسپی ختم نہیں ہو سکتی اسی طرح آپ کے اخباروں میں مردوں کی دلچسپی ختم نہیں ہو سکتی۔ ایک کل کے دو جزووں کا پوری طرح اتحاد ضروری ہے ورنہ دونوں بیکار ہو جائیں گے۔ وہ علیحدہ نہیں رہ سکتے کیونکہ وہ ایک کل کے جزو ہیں۔ وہ متضاد حالات میں بھی نہیں رہ سکتے کیونکہ اس صورت میں ان کا اجتماع دونوں ہی کو بیکار کر دے گا۔ ایک جزو دوسرے کی طاقت میں نہ ہوگا۔ بلکہ اسے توڑنے والا ثابت ہوگا۔ اور اس طرح ان کا وجود جو الگ الگ کام کر سکتا تھا۔ اکیٹھے رہ کر اتنا کام بھی نہ کر سکے گا۔ پس اپنے الگ رسالہ کو ایک علیحدہ وجود نہ سمجھو۔ بلکہ ایک ہی کام کا ایک جزو سمجھو۔ جس طرح ایک سکول میں ایک ہی جماعت کے دو یا تین فریق ہوتے ہیں۔ جماعت ایک ہی ہوتی ہے۔ مگر کام کی سہولت کے لئے اسے فریقوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ ہر فریق کا استاد

باقی ص۷ کالم ۴ پہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیر الدین سامی

لندن

جلسہ سیرۃ النبی - برطانیہ

۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء سے جماعت ہائے برطانیہ صد سالہ جشن تشکر کی تقریبات شایانِ شان طریق سے منا رہی ہے۔ ہر تقریب اپنی جگہ ایک خصوصیت رکھتی ہے۔ لیکن اس تاریخی سال کی سب سے بابرکت تقریب جلسہ سیرت النبیؐ تھی۔ یہ تقریب ۱۴ ربیع الاول بتاریخ ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۹ء ہیتھ لینڈ سکول ہنسلو کے اسمبلی ہال میں منعقد ہوئی۔ اور جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے سیرت کے موضوع پر ایک معرکۃ الآراء خطاب فرمایا۔ جو جماعت احمدیہ برطانیہ کی تاریخ میں یادگار رہے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ ذات پر جس بے دردی کے ساتھ مخالفین اور مستشرقین حملہ کرتے چلے آ رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ ان زہریلے تیروں کو ہمیشہ ہی اپنے سینوں پر لیتی چلی آئی ہے۔ اور دفاع کی مؤثر اور ٹھوس کوشش کرتی رہی ہے۔ چنانچہ صد سالہ جوبلی تقریبات کے ایک مرکزی پروگرام کے تحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کو مغربی اقوام کے سامنے پاکیزہ اور پرشوکت رنگ میں پیش کرنے کی غرض سے ایک عمدہ تقریب منعقد کی گئی جس میں زیادہ تر مقامی لوگوں کو شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ ان معززین میں ۲ میئرز ۷ کونسلرز ۳ ممبرز آف پارلیمنٹ۔ گی آنا ساؤتھ افریقہ اور پولینڈ کے سفارت کار ۶ اعلیٰ پولیس افسران۔ ۱۰ تعلیمی اداروں کے ہیڈ ماسٹرز۔ ۲۵ اساتذہ اور ان کے علاوہ مختلف شعبہ ہائے زندگی کے نمائندے جنہیں ڈاکٹرز، سرکاری ملازمین۔ تاجر۔ پروفیسرز۔ چرچ۔ گوردوارہ اور دیگر معابد کے نمائندے سکالرز۔ نیز چینی اور جاپانی علمی حلقوں کے احباب شامل تھے۔

ان سب مہمانوں کی آمد ۴/۳ بجے شروع ہوئی۔ مکرم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ۔ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل لندن۔ مکرم عبد اللطیف خان صاحب صدر جماعت احمدیہ ہنسلو۔ اور دیگر کارکنان نے مہمانوں کا استقبال کیا اور چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی۔

ٹھیک ۵/۳۰ بجے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ سٹیج پر رونق افروز ہوئے۔ آپ کے ساتھ مکرم آفتاب احمد خان صاحب۔ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ۔ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد۔ جناب مائیکل ایلئٹ ممبر آف یوروپین پارلیمنٹ جناب جان ولیم جیٹ میئر آف ہنسلو۔ جناب پیٹرک گراؤنڈ ممبر آف پارلیمنٹ اور جناب گیری والر ممبر آف پارلیمنٹ نشستوں پر بیٹھے۔

جناب کارل نیومین صاحب جو ویلش نژاد احمدی سکالر ہیں، ڈائس پر تشریف لائے اور احباب کو خوش آمدید کہتے ہوئے مکرم لئیق احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے درخواست کی کہ وہ تلاوت قرآن کریم سے کارروائی کا آغاز کریں۔ تلاوت کے بعد انگریز احمدی دوست مکرم رشید الدین صاحب واکر نے ان آیات کریمہ کا انگریزی ترجمہ پڑھ کر سنایا۔

مکرم آفتاب احمد خان صاحب نے خطبہ استقبالیہ پڑھتے ہوئے حضور انور اور تمام معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ اور خوشی کا اظہار کیا کہ آپ کی اور معزز مہمانوں کی تشریف آوری ہم سب کے لئے سعادت، خوشی اور برکت کا موجب ہے۔

اس کے بعد ہنسلو کے میئر جناب جون ولیم ہیٹ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے بتایا۔ کہ وہ اگرچہ بانیٔ اسلام کے متعلق بہت کم معلومات رکھتے ہیں۔ لیکن آپ کی سیرت اور اخلاق سے بے حد متاثر ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ وہ اس سے پہلے بھی اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں جماعت کی ایک بہت بڑی تقریب میں شامل ہو چکے ہیں جس کا اثر ابھی تک باقی ہے۔ ان کا اشارہ جماعت برطانیہ کے جوبلی جلسہ سالانہ کی طرف تھا۔

مسٹر پیٹرک گراؤنڈ ممبر آف پارلیمنٹ نے کہا کہ وہ اس بات سے انتہائی خوشی محسوس کرتے ہیں۔ کہ وہ اس شاندار تقریب میں نہ صرف شامل ہیں بلکہ کچھ کہنے کا موقعہ بھی حاصل ہو رہا ہے۔

جناب پیٹرک گراؤنڈ نے بتایا کہ وہ بانی اسلام کی تعلیم کے اس حصہ سے بے حد متاثر ہیں۔ جس میں آپ نے مذہبی رواداری کا سبق دیا۔ اور اپنی عملی زندگی میں ایسی روایات چھوڑی ہیں جن کو آج بھی انسان مشعل راہ بنا سکتا ہے۔ ضرورت ہے کہ آپ کے اس اسوۂ حسنہ کو اپنایا جائے۔ اور مذہبی رواداری اور برداشت کے خصائل رائج کئے جائیں۔ جناب پیٹرک گراؤنڈ نے یہ بھی بتایا کہ وہ بانیٔ اسلام کی ابتدائی زندگی سے بے حد متاثر ہیں۔ جو انہوں نے تکلیفوں میں گزاری۔ آپ نے اس صبر آزما دور کو بہت ہمت سے گزارا

اس کے بعد جناب گیری والر ممبر آف پارلیمنٹ ڈائس پر تشریف لائے اور انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ اس سے پہلے بھی جماعت احمدیہ کی ایک عظیم الشان تقریب میں شامل ہو چکے ہیں جس میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ دور دراز ملکوں سے آئے تھے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کے خدمت خلق کے کاموں کو خاص طور پر سراہا اور خواہش کا اظہار کیا کہ وہ حضرت امام جماعت احمدیہ کے خطاب کے سننے کے لئے بیتاب ہیں۔

جناب کارل نیومین صاحب نے حضور انور کا تعارف پیش کرتے ہوئے بتایا کہ آپ دوران سالِ جشن تشکر دنیا کے بیشتر ممالک کا دورہ کر چکے ہیں۔ اور آپ کی بابرکت سرکردگی میں جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر یہ سب تقریبات منعقد کر رہی ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایک عظیم سکالر، قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عشق رکھنے والی ہستی ہیں۔ اس مختصر تعارف کے بعد حضور انور سے درخواست کی کہ وہ اپنے خطاب سے نوازیں۔

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کا خطاب ۶ بج کر ۵ منٹ پر شروع ہوا۔ آپ نے مغربی مفکرین کے بعض حوالے پڑھ کر اپنے خطاب کا آغاز کیا۔ اور بتایا کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیسی بھیانک تصویر کھینچی تھی۔ آپ نے رسول اکرم صلعم کے عبد ہونے کی حیثیت کے سلسلہ میں۔ بحیثیت ایک انسان آپؐ کی ابتدائی زندگی۔ خاندان۔ دوستوں۔ رفقاء اور دشمنوں کے ساتھ حسن سلوک جیسے خصائل کو بیان کرتے ہوئے آپ کی سیرت طیبہ کو اجاگر کیا۔ اور بتایا کہ اس قسم کی خوبیوں کا مالک انسان کس طرح اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہو سکتا ہے۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اہم خصوصیت "الامین" کی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اسلام سے قبل زمانہ جاہلیت میں مختلف امور میں آپؐ سے فیصلہ کرنے کی درخواست کی جاتی تھی۔ آپؐ خود بھی فرماتے ہیں کہ "خدا تعالیٰ کی قسم! میں زمین و آسمان میں امین ہوں"۔

تاریخ دان شاہد ہیں کہ آپؐ کی ابتدائی زندگی بے داغ تھی۔ اور پاک و صاف تھی۔ اور کسی کو بھی اعتراض کا موقعہ نہیں ملا۔ حضرت خدیجہؓ جن کی رفاقت آپکو بحیثیت خاوند کے حاصل رہی وہ بھی آپؐ کے کردار اور صفات پر گواہی دیتی ہیں۔ حضرت خدیجہؓ کی عمر ۴۰ سال تھی اور آپؐ کی عمر ۲۵ سال جبکہ شادی کی تجویز زیر غور آئی۔ یہاں بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ایک اہمیت کا حامل تھا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی۔ اور آپؐ واپس گھبرائے ہوئے گھر تشریف لائے تو حضرت خدیجہؓ ہی تھیں۔ جنہوں نے پورے وثوق اور یقین کے ساتھ گواہی دی کہ یقیناً اللہ تعالیٰ آپ کو ضائع نہیں کرے گا۔ آپؐ اپنے لواحقین کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہیں۔ غرباء اور محتاجوں کی مدد کرتے ہیں۔ مہمانوں اور مفلوک الحال لوگوں کی اعانت فرماتے ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر مثالیں دیکر روشنی ڈالی جن میں خاص طور پر صفت "الامین"، اللہ تعالیٰ کی اطاعت گذاری۔ سادگی رواداری۔ اپنوں اور غیروں سے حسن سلوک۔ وسعتِ قلبی توکل علی اللہ بچوں سے پیار و محبت۔ انصاف اور احسان کا توازن۔ غلاموں سے حسن سلوک۔ عائلی زندگی۔ جانوروں کے حقوق منافقین سے حسن سلوک اور نسلی امتیاز کو ختم کرنا وغیرہ موضوعات شامل تھے۔

آخر میں حضور انور نے خطبہ حجۃ الوداع کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اہم خطاب محض مسلمانوں کے لئے نہ تھا۔ بلکہ اس میں آپؐ نے نسل

باقی صفحہ ۶ کالم ۳ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سٹاف رپورٹر

ایک مشاعرہ

ایوانِ محمود ربوہ میں ۲۵ مارچ ۱۹۹۰ء کو ایک محفل مشاعرہ منعقد ہوئی۔ ایوان محمود کا وسیع ہال آخر تک پُر تھا۔ اور پونے نو بجے سے رات بارہ بجے تک احباب ربوہ نے احمدی شعراء کا کلام سنا اور حسب مراتب داد دی۔ مشاعرے کے میر مجلس محترم ثاقب زیروی صاحب تھے اور سٹیج سیکرٹری تھے ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب۔ اس محفل میں کراچی سے آئے ہوئے عبیداللہ علیم، احمد مبارک اسلام آباد سے آئے ہوئے اکبر حمیدی، خالد ربانی سرگودھا کے اکرم کاشف لاہور سے آئے ہوئے عبدالکریم خالد، جاذب ناصری ساہیوال کے میجر منظور احمد ریٹائرڈ اور ربوہ کے مقامی شعراء جناب پروفیسر محمد علی، پروفیسر مبارک احمد عابد، خواتین شاعرات محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ، محترمہ صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ، محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ کے علاوہ متعدد دیگر شاعر حضرات نے بھی شرکت کی۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم عبداللطیف ثانی صاحب نے کی بعد ازاں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا روح پرور کلام مکرم امتیاز احمد صاحب نے سنایا۔ جس کے بعد سب سے پہلے پرویز پروازی صاحب نے اپنا کلام سنایا۔ آپ کا ایک شعر ملاحظہ فرمائیں۔

چارسُو آج اس کے چرچے ہیں
کل تو گم نام و بے نشاں تھا وہ شخص

اسٹیج سیکرٹری نے اعلان کیا کہ پہلے مقامی شعراء اپنا کلام پیش کریں گے اور پھر مہمان شعراء۔ چنانچہ مقامی شعراء میں سب سے پہلے جناب مبارک احمد ظفر صاحب تشریف لائے۔ ان کا یہ شعر پسند کیا گیا۔

وہ مجھ سے دور بہت دور بس رہا ہے مگر
نئی زمین نیا آسماں بنائے ہے!

اس کے بعد جناب محمد افضل عشرت صاحب آئے۔ آپ نے پنجابی زبان میں نظم سنائی

ساڈی عید کرا جاوے
اسی راہ تیرا تکدے ایں

ان کے بعد جناب محمد اشرف کنول صاحب آئے

اس سے پہلے کبھی ہم نے سوچا نہ تھا
دورِ فرقت کا اتنا طویل آئے گا!

جناب محمد اکبر فانی صاحب کا ایک شعر ملاحظہ ہو

کوئی جا کے یہ میرے آقا سے کہدے
میں ثابت قدم ہوں نہیں لڑکھڑایا

جناب لئیق احمد عابد صاحب کا ایک شعر ملاحظہ ہو

اس کی خواہش تھی اسے دن رات میں سجدے کروں
میں بنا عابد تو وہ معبود کافر بن گیا

ان کے بعد صوفی محمد اسحاق صاحب نے عربی نظم پیش کی اور ان کے بعد محترم پروفیسر سعود احمد خان صاحب مائیک پر آئے۔ آپ نے ایک نعت پیش فرمائی اور ان کے بعد ڈاکٹر مصدق صادق صاحب آئے اور ان کے بعد باری آئی جناب محمد الدین صاحب ناز کی۔ ان کا ایک شعر پیش ہے۔

رہیں گے ہم جانثارِ آقا بفضلِ ایزد رقم کریں گے
لہو کی ایک ایک بوند سے انقلابِ نو کا نظام کہنا

ان کے بعد دعوت سخن دی گئی جناب میر مبشر احمد صاحب طاہر کو۔ ان کا ایک شعر ملاحظہ ہو۔

کبھی سجدہ ریز بتوں کے در کبھی چین پاؤں نماز میں
یونہی کٹ رہی ہے یہ زندگی کبھی سوز میں کبھی ساز میں

جناب یوسف سہیل شوق صاحب کا ایک شعر ملاحظہ ہو۔

پھر وقت کے دریا کی موجیں بھی سہم جاتیں
ان جاگتی آنکھوں سے اک گھونٹ پیا ہوتا

ان کے بعد جناب راجہ نذیر احمد ظفر صاحب کو دعوتِ کلام دی گئی۔ ان کا ایک شعر ملاحظہ ہو۔

دل پہ کھایا ظلم کا یہ تیر بھی تیرے لئے
سہہ رہے ہیں فتویٔ تکفیر بھی تیرے لئے

اور اب نام پکارا گیا جناب پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب کا ان کا ایک شعر ملاحظہ ہو

ننگے پاؤں سب تھے لرزاں برف کی دیوار پر
میرے ہی دل میں تھا سودا رخ میں ہی تنہا بچ گیا

محترم جناب چوہدری شبیر احمد صاحب کا ایک شعر سنئے۔

غم دیا یار نے تو صبر کی تلقین بھی کی
یاد آتی ہے نصیحت تو سنبھل جاتا ہے

ان کے بعد خواتین شاعرات کی باری آئی۔ جنہوں نے پردے کے پیچھے سے اپنی آواز میں اپنا کلام پیش فرمایا۔ سب سے پہلے محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی زمین میں ایک نظم سنائی۔ ایک بند ملاحظہ ہو۔

ہر آنکھ اشکبار ہر بستی اداس ہے
ہر جان بے قرار ہر بستی اداس ہے
ہر دل ہے سوگوار ہر ہستی اداس ہے
یارب ہمارے شاہ کی بستی اداس ہے
اس تخت گاہ کے راج دلارے کب آئیں گے

ان کے بعد محترمہ صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ نے بھی اسی زمین میں نظم سنائی دو اشعار پیش ہیں۔

اپنے وطن میں آج بھی آزاد ہم نہیں
تاریک شب ہے صبح کے تارے کب آئیں گے
معصوم بچے کرتے ہیں ماؤں سے یہ سوال
کب در کھلیں گے قیدی ہمارے کب آئیں گے

خواتین شاعرات میں سے آخر میں ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ نے غزل پیش فرمائی۔ ایک شعر سنئے۔

ہم ستاروں کی طرح شب بھر چمکتے جائیں گے
کہکشاں کا روپ رکھتے ہیں شبِ مہتاب میں

مکرم جناب چوہدری محمد علی صاحب کے دو اشعار ملاحظہ ہوں۔

تیری عنایتوں کی نہ تھی کوئی انتہا
میری خطاؤں کا بھی نہ کوئی حساب تھا
تو ہی تھا وہ سوال جو اکثر کیا گیا
تو ہی تھا وہ جواب کہ جو لاجواب تھا

اس کے بعد مہمان شعراء کا دور شروع ہوا۔ سب سے پہلے ٹوبہ ٹیک سنگھ سے آئے ہوئے نوجوان شاعر جناب وحید الزمان کو دعوت کلام دی گئی۔ ان کی غزل کا ایک شعر ملاحظہ ہو۔

اے لوگو اب آنکھیں کھولو اور تماشا دیکھو تو
عزت کس کو ملتی ہے اور ذلت کس کو جاتی ہے

ان کے بعد اللہ یار دیوانہ صاحب خوشاب کو زحمتِ سخن دی گئی۔ ان کا مطلع یوں تھا

آتشِ دل کو مری اور ہوا دے ترا احساں مانوں
منزلِ شوق کو پر لطف بنا دے ترا احساں مانوں

ان کے بعد بدوملہی سے آئے ہوئے جناب محمد یوسف ایاز صاحب تشریف لائے اور اپنی غزل پیش کی۔

اور ان کے بعد تشریف لائے نواب شاہ سے آئے ہوئے جناب انور ندیم علوی صاحب ان کا ایک شعر ملاحظہ ہو۔

خم پہ خم کم ظرف کو میکش کو اب جرعہ حرام
تیرے میخانے میں ساقی ظلم یہ ہوتا رہا

جناب خالد ربانی اسلام آباد سے آئے تھے۔ ان کا یہ شعر پسند کیا گیا

لاکھ پہرے وہ لگائیں میری گویائی پر
آنکھ بولے گی اگر ہونٹ سلیں گے اب کے

اور ان کے بعد جناب عبدالکریم خالد لاہور تشریف لائے انہوں نے ایک نظم پیش کی

جب تک دم میں دم ہے ساجن
اپنا اپنا غم ہے ساجن
جتنی سانسیں اتنے دکھ ہیں
سانسیں پھر بھی کم ہیں ساجن

لاہور ہی سے آئے ہوئے جناب جاذب ناصری کا ایک شعر سنیئے

انوارِ حق کا قافلہ منزل کے ہے قریب
ظلمت کی باقیات کو پیغام دیجئے

جناب احمد مبارک کا ایک شعر

کہیں میں دیکھ نہ لوں روح کی عریانیاں اپنی
بدن کی چار دیواری کو اونچا کر لیا میں نے
شب فرقت کے آنسو ہیں کہ میلہ ہے چراغاں کا
جدھر دیکھو اجالا ہی اجالا کر لیا میں نے

ان کے بعد سرگودھا کے جناب اکرم کاشف تشریف لائے۔ ایک شعر ملاحظہ ہو

ہماری چشم نم تو ہے پھر اس میں ترا غم بھی ہے
تمہارے درد مند اتنے بے سہارا ابھی نہیں

اب باری تھی جناب میجر (ریٹائرڈ) منظور احمد صاحب کی۔ انہوں نے اسیرانِ راہ مولا کے جذبات کو نظم کا جامہ پہنایا تھا

اس ہتھکڑی کو ہاتھوں کی میں آبرو کہوں
خونِ جگر کو مشک کہوں مشکبو کہوں

اسلام آباد سے آئے جناب اکبر حمیدی کا ایک شعر

خورشید ہے اس رات کی دیوار کے پیچھے
یہ آخرِ شب ہے اسے گزار دو میرے پیارو

مکرم صابر ظفر کراچی کا ایک شعر

نہ ترا خدا کوئی اور ہے نہ مرا خدا کوئی اور ہے
یہ جو قسمتیں ہیں جدا جدا یہ معاملہ کوئی اور ہے
حسد کی آگ سے کس کس کا گھر جلاؤ گے
کہ اہلِ عشق تو سارے جہاں میں رہتے ہیں

مکرم جناب عبیداللہ علیم کا ایک شعر

نور سے بھر جائے دل وہ رنگ ہے تحریر کا
آپ کیا ہوگا کہ جب عالم ہے یہ تقریر کا

آخر میں مشاعرہ کے میر مجلس جناب ثاقب زیروی تشریف لائے۔ آپ کے دو شعر ملاحظہ فرمائیں

صورت یہی تھی تلخیٔ غم سے نجات کی
کانٹا چبھا تو ہم نے بہاروں کی بات کی
رہنا پڑا ہے ہم کو شراروں کے درمیاں
ثاقب کہاں تھی اتنی ضرورت حیات کی

اس کے بعد جناب اکبر حمیدی، جناب صابر ظفر، جناب عبیداللہ علیم اور جناب محترم ثاقب زیروی کو دوبارہ زحمت کلام دی گئی اس دور ثانی میں نمونہ کے اشعار پیش خدمت ہیں۔

جناب اکبر حمیدی ـــــ

اک دھوپ سی پھیلی ہے در و بام نظر پر
اکبر مرے گھر میں کوئی آیا سا لگے ہے

جناب صابر ظفر ـــــ

شام غم کی سحر واقعی ہو گئی کیا ظفر

باقی صفحہ ۶ کالم ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طب و صحت

ڈاکٹر رشید محمد راشد ۔ آئی سپیشلسٹ فضل عمر ہسپتال ۔ ربوہ

آئی بینک ایسوسی ایشن آف امریکہ کی سرگرمیاں

اِس وقت پاکستان کے علاوہ کئی ممالک میں آئی بینک قائم ہیں جو کہ عطیہ چشم کی ترغیب کے علاوہ نابینا افراد کے قرنیے کی پیوند کاری کے انتظامات بھی کرتے ہیں ۔ آئی بینک ایسوسی ایشن آف امریکہ بھی نہائت فعال تنظیم ہے ۔ اور امریکہ کی مختلف ریاستوں میں قائم آئی بینک منظم انداز میں کام کر رہے ہیں ۔ آئی بینک ایسوسی ایشن آف امریکہ کا صدر دفتر واشنگٹن ڈی سی میں واقع ہے ۔ ذیل میں ایسوسی ایشن کی سرگرمیاں اور کارکردگی کا مختلف جائزہ پیش کیا جا رہا ہے ۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ ۱۹۸۷ء میں امریکہ میں انسان دوست افراد کی جانب سے ۴۷۶ ، ۴۰ آنکھوں کے عطیات موصول ہوئے ۔ یہ تناسب گذشتہ سال سے ۱۹٪ زیادہ ہے ۱۹۸۸ء میں ۹۳۰ ، ۳۵ آنکھیں ۔ قرنیے کی پیوند کاری کے لئے مہیا کی گئیں ۔ یہ تناسب گذشتہ سال سے تقریباً ۱۴٪ زیادہ ہے ۔ اس کامیابی میں اس قانون کا بھی بہت دخل ہے جس کے تحت ہسپتالوں میں ہونے والی اموات سے قرنیہ یا کوئی عضو لواحقین کی مرضی سے حاصل کیا جا سکتا ہے ۔ اکثر آنکھوں کے عطیات امریکہ میں اسی طرح ہی حاصل کئے جاتے ہیں ۔ اسوقت امریکہ اور کینیڈا میں تقریباً ۱۰۷ آئی بینک کام کر رہے ہیں جو کہ عطیات چشم کی وصولی اور قرنیے کی تبدیلی کے اپریشن کے انتظامات کرتے ہیں ۔

پیوندکاری کے بارے میں چند حقائق

قرنیہ آنکھوں کے سامنے کے حصے میں شفاف سطح پر ہوتا ہے ۔ جو کہ آنکھ کا اہم عنصر ہے اور بینائی کا مرکز ہے اگر کسی مرض انفیکشن یا کسی دوسری وجہ مثلاً چوٹ کی وجہ سے قرنیہ دھندلا ہو جائے تو بینائی کم ہو جاتی ہے ۔ اس لئے عطیہ میں موصول شدہ تمام قرنیے ہی پیوند کاری کے اپریشن کے لئے موزوں نہیں ہوتے اسی طرح بطور عطیہ ملنے والی تمام آنکھیں پیوند کاری کے عمل میں استعمال نہیں کی جاتیں بلکہ انہیں تحقیقی اور تدریسی کاموں میں بھی استعمال کیا جاتا ہے ۔ بعض اوقات بطورِ عطیہ ملنے والی آنکھوں کا قرنیہ پیوند کاری کے اپریشن کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور آنکھ کے بقیہ حصے سے تحقیقی اور تربیتی پروگرام میں استفادہ کیا جاتا ہے

اعداد و شمار کا جائزہ

۱۹۸۹ء میں امریکہ اور کینیڈا میں ۱۰۷ ۔ آئی بینکوں نے ۴۷۶ ، ۸۰ آنکھوں کے عطیات جمع کئے ۔ جن میں سے ۵۵٫۶۳۳ مکمل آنکھیں تھیں جبکہ ۲۴٫۸۴۳ صرف قرنیے تھے ۔ کل عطیات میں سے ۹۳۰ ، ۳۵ قرنیے کی پیوند کاری کے اپریشن ہوئے ۔ اور آنکھوں کے بقیہ حصوں کو تدریسی پروگراموں میں استعمال کیا گیا ۔ حاصل شدہ آنکھوں کے عطیات میں سے تقریباً ۱۰٪ آنکھیں قرنیہ کی پیوند کاری کے لئے ناقابل استعمال قرار دی گئیں ۔

آنکھوں کی پیوند کاری

قرنیے کے استعمال کے سلسلے میں پہلی ترجیح یہ ہوتی ہے کہ قرنیہ اس علاقے میں استعمال کیا جائے جہاں سے عطیہ موصول ہوا ہے ۔ مگر اشد ضرورت کے تحت یہ قرنیے دوسرے علاقوں کو بھی فراہم کئے جاتے ہیں ۔ ضرورت کے تحت مختلف آئی بینک اور قرنیے کی تبدیلی کے ماہرین ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو قرنیے فراہم کرتے ہیں ۔ عام طور پر یہ ضروری ہوتا ہے کہ عطیہ شدہ قرنیے کے ذریعے پیوند کاری دو یا تین دن کے اندر اندر مکمل کر لی جائے ۱۹۸۷ء میں مقامی طور پر وصول ہونے والے ۲۴۹۷۰ قرنیے مقامی طور پر استعمال کئے گئے ۔

اس طرح سال کے دوران ۱۱۳۲۰ قرنیے ایک سے دوسرے آئی بینک کو بھیجے گئے ۔ ۱۹۸۶ء تک آئی بینکوں کے درمیان عطیہ شدہ آنکھوں کا تبادلہ محدود پیمانے پر تھا جبکہ ۱۹۸۷ء اور ۱۹۸۸ء میں بہت اضافہ ہوا اور یہ رجحان مزید بڑھ رہا ہے ۔ اس اعداد و شمار سے بھی اندازہ ہوا ہے کہ زیادہ تر عطیات ہسپتالوں میں وفات یافتہ اشخاص سے حاصل کئے گئے ہیں ۔ کیونکہ ہسپتالوں میں ہونیوالی اموات سے آنکھوں کی وصولی سے متعلق قانونی رکاوٹ نہیں ہے ۔

یہ امر قابلِ توجہ ہے کہ گذشتہ سال قرنیے کی پیوند کاری کے اپریشنوں میں ۱۳٪ اضافہ کے باوجود ۳۵۰۰ سے پانچ ہزار تک امریکی اشخاص یکم جنوری ۱۹۸۸ء تک قرنیے کی پیوند کاری کے اپریشنوں کے منتظر تھے ۔

بقیہ از صفحہ ۴ سے آگے

انسانی کو مخاطب فرمایا کہ

" اے لوگو ! سنو ! تمہارا رب ایک ہے ۔ اور تمہارا باپ بھی ایک ہے ۔ سنو ! کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر اور کسی گورے کو کالے پر ۔ اور کسی کالے کو گورے پر بجز تقویٰ کے کوئی فضیلت نہیں ہے ۔ کیا میں نے پیغام پہنچا دیا ، حاضرین نے کہا کہ ہاں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے پیغام پہنچا دیا ...... تب فرمایا کہ تمام حاضر احباب اسے غیر حاضروں تک پہنچا دیں ۔

حضور انور کا خطاب پونے دو گھنٹے تک جاری رہا ۔ جونہی آپ نے خطاب ختم کیا مجلس نعروں سے گونج اٹھی ۔ اس روح پرور ماحول سے متاثر ایک گھانین خاتون سلامت بالی صاحبہ جوش میں اٹھ کھڑی ہوئیں اور دیر تک نعرے لگاتی رہیں ۔

آخر میں جناب مائیکل ایلیٹ ممبر آف یورپین پارلیمنٹ نے مہمانوں کی طرف سے خطبہ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس تقریب سے بے حد متاثر ہوئے ہیں ۔ خاص طور پر حضرت امام جماعت احمدیہ کی تقریر سے بہت محظوظ ہوئے ہیں ۔ ان کے خیالات نے ان کو نئے زاویے دیئے ہیں ۔ نئے تصورات پیدا ہوئے ہیں ۔ مرزا صاحب کے خطاب کی گہرائی نے انہیں ایک نئی روشنی دی ہے انہوں نے بتایا کہ وہ جماعت احمدیہ کی تقریبات سے پہلے بھی روشناس ہیں ۔ خاص طور پر انہوں نے جماعت کی طرف سے منعقد ہونے والے ایک جلسہ یوم پیشوایانِ مذاہب کا ذکر کیا ۔ کہ انہوں نے اس موقعہ پر رواداری ۔ محبت اور خلوص کی جو فضا دیکھی تھی اس کا اثر اب بھی باقی ہے ۔ انہیں خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ نہ صرف صبر و برداشت کی فضا پر ایمان رکھتی ہے ۔ بلکہ عملی طور پر بھی ایک نمونہ ہے ۔ آخر میں جناب مائیکل ایلیٹ نے انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا ۔ کہ انہوں نے انہیں مدعو کیا اور اس مجلس سے مستفید ہونے کا موقعہ دیا ۔

آخر پر مکرم کارل نیومین نے اس تقریب کی اختتامی روایت کی وضاحت کی کہ ہماری تمام تقریبات تلاوت سے شروع ہو کر دعا پر ختم ہوتی ہیں ۔ چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا کروائی اور یہ روح پرور تقریب اختتام پذیر ہوئی ۔

اس تقریب کے بعد تمام مدعوئین کے لئے عشائیہ کا انتظام بھی کیا گیا تھا ۔ جس میں حضور انور اور تمام معزز مہمان شریک ہوئے ۔ مقامی پریس میں اس تقریب کی خبریں اور تصاویر نمایاں طور پر شائع ہوئیں ۔

اس تقریب کے جملہ انتظامات امارت برطانیہ کی عمومی نگرانی میں جماعت احمدیہ برطانیہ کی ایک مستعد شاخ ہنسلو جماعت کے سپرد تھے ۔ جنہوں نے اپنے صدر مکرم عبداللطیف خان صاحب کی سرکردگی میں تقریب کے جملہ انتظامات احسن رنگ میں سرانجام دیئے ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جملہ کارکنان کو جزائے خیر عطا فرمائے ::

بقیہ : صفحہ ۵ سے آگے

دیکھنے میں تو کوئی اُجالا نہیں ہو رہا
جناب عبیداللہ علیم ـــــ

صرف گفتار سے زخموں کا رفو چاہتے ہیں
یہ سیاست ہے تو پھر کیا کہیں نادانی کو
جناب ثاقب زیروی ـــــ

غم دوراں نے توڑے سیکڑوں نشتر رگ جاں میں
مگر ہم آنسوؤں سے آنکھ تر ہونے نہیں دیتے
کوئی کس طرح رد کے آنے والے انقلابوں کو
یہ آتے ہیں تو آنے کی خبر ہونے نہیں دیتے

مشاعرہ کی محفل رات بارہ بجے اختتام پذیر ہوئی ۔

بدلتے موسم کا خیال رکھئے ، دھوپ کی تپش سے بچنے کی کوشش کیجیے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگاں

امۃ القیوم ناصر

محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ

میری پیاری والدہ آپا صاحبہ محترمہ امۃ الرحمٰن رقیہ بیگم صاحبہ (زوجہ قریشی عبدالوحید صاحب) ایک طویل اور پیچیدہ علالت کے بعد مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۹۰ء بروز بدھ صبح دس بجے مغربی جرمنی میں اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں۔

ہمارے بزرگ نانا جان محترم حضرت محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان ہماری پہچان تھے اور ان کی روز و شب کی دعاؤں اور تربیت کے طفیل ہم نے اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں اور افضال کو اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کیا ہے۔

میری پیاری والدہ ۱۹۲۰ء میں قادیان میں پیدا ہوئیں۔ بچپن اور جوانی قادیان کی مقدس سرزمین اور پاکیزہ ماحول میں اپنے والدین کے زیر سایہ گزارا۔ ۱۹۴۴ء میں ان کی شادی ہمارے والد قریشی عبدالوحید صاحب آف قصور کے ساتھ ہوئی۔ تقسیم ملک کے بعد ہم لوگ قادیان سے پاکستان آ گئے اور ربوہ میں سب سے اول آباد کاروں میں شامل ہوئے اور گول بازار ربوہ میں ایک نمایاں مکان اور دوکان بنا کر وہاں رہائش اور کاروبار شروع کیا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بے شمار فضلوں اور نعمتوں میں سے آپ کو اولاد کی نعمت سے بھی نوازا اور آپ نے اپنی زندگی میں تمام بچوں بچیوں کی شادیاں کیں اور ان کی اولاد کو بھی دیکھا کہ وہ کیسے خوش و خرم اور آرام و آسائش سے زندگی گزار رہے ہیں۔

تمام بچوں کی شادیاں کرنے کے بعد اور ہمارے والد محترم کی وفات کے بعد آپ ربوہ میں تنہا رہ گئی تھیں اس لئے سب نے متفقہ فیصلہ کیا کہ آپ اپنے بچوں کے پاس مغربی جرمنی چلی جائیں اور ۱۹۸۶ء میں محترمہ والدہ صاحبہ مغربی جرمنی چلی گئیں بعد ازاں انہیں جسمانی کمزوری اور ضعف بصارت کے علاوہ کینسر کی شکایت ہو گئی جو دن بدن پیچیدہ ہوتی چلی گئی اور باوجود انتہائی توجہ اور ذمہ داری سے علاج معالجہ اور نگہداشت کے آپ کی بیماری روز بروز بڑھتی چلی گئی۔

آپ کا قادیان کی ابتدائی زندگی سے لے کر ربوہ میں رہائش کے آخری دور تک ایک کثیر حلقہ ملنے والوں کا تھا۔ آپ نہایت ملنسار، خلیق، محبت کرنے والی، مخلص، نماز پنجوقتہ کی پابند، دعاگو، صدقہ و خیرات کے ذریعہ مصائب اور بلاؤں کے ٹل جانے پر یقین رکھنے والی، بزرگوں کی عزت اور چھوٹوں سے محبت اور پیار کرنے والی، حسن سلوک اور اخلاق کی پیکر، غریبوں اور ناداروں کی ہمدرد، احمدیت سے بے پناہ خلوص اور عقیدت اور عقائد احمدیت پر سختی سے پابند اور جماعتی وابستگی میں نہایت مضبوط اور احباب و خواتین سے باہم تعلقات میں استواری پر قائم، الغرض بے انتہا خوبیوں اور اوصاف کی مالک تھیں۔ جماعت کی طرف سے چندہ کی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی تھیں۔

آپ ہمیشہ اپنی اولاد کو زبانی اور خطوط کے ذریعہ نصائح مشفقانہ کرتی رہتی تھیں اور نیکی اور صداقت کی راہ پر گامزن رہنے کی تلقین فرماتی رہتیں۔

ان کی خواہش کے مطابق اور وصیت کے پیش نظر ان کا جنازہ مغربی جرمنی سے ربوہ لایا گیا اور بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔

احباب و خواتین سے درد مندانہ التجا ہے کہ وہ والدہ صاحبہ کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے قرب سے نوازے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے احمدیت سے پوری وابستگی اور تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

کے قبضہ میں نہ آتے۔ اللہ بڑا بے پرواہ ہے اسے فرمانبرداری پسند ہے۔ خدا تعالیٰ آسودگی بخشے تو متکبر نہ ہو۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ جون ۱۹۱۳ء)

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۴۴۹:۔ میں حنیفہ زوجہ SYAMSARIZAL DATUK BAG-INDO RATU پیشہ خانہ داری عمر ۵۱ سال بیعت ۱۹۶۱ء ساکن BOGOR انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) حق مہر -/۱۰۰،۰۰۰ روپے (۲) زیورات طلائی ۱۰ گرام مالیتی -/۲۲۰،۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۴۰،۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ حنیفہ زوجہ SYAMSARIZAL انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ SY. DT. BAGINDO RATU بن الیاس انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ڈی عبدالغنی ولد SATMA انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۴۵۰:۔ میں احمد سلیمان ولد DING FADLI پیشہ مربی عمر ۳۶ سال بیعت ۱۹۷۸ء ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۶/۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) زمین برقبہ ۷۰۰ مربع میٹر مالیتی -/۷۵۰،۰۰۰ روپے (۲) ٹی وی کلرڈ ۱۴ انچ مالیتی -/۴۵،۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/۴۸۰۰ روپے ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد احمد سلیمان بن DING FADLI انڈونیشیا گواہ شد نمبر ۱۔ ENTJUK DARSU وصیت نمبر ۲۴۰۷۵ انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد رحمت۔ انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۴۵۱:۔ میں آر احمد ROSADI ولد آر عیسیٰ صاحب پیشہ انٹرپرنیئر عمر ۶۶ سال بیعت ۱۹۴۰ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷-۳-۱۹۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان برقبہ (۶×۹) مربع میٹر مع زمین مالیتی -/۳،۰۰۰،۰۰۰ روپے اس کا ۱/۲ حصہ میرا ہے مالیتی -/۱،۵۰۰،۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/۸۵،۰۰۰ روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد آر احمد ROSADI ولد آر عیسیٰ صاحب انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ R.A. RIZA ADISUDARMA. انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ANDI ابراہیم انڈونیشیا۔

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

پڑھتا وہی کچھ ہے۔ جو دوسرا لیکن کوئی استاد تھوڑی تعداد طالب علموں کی لے کر شاگردوں کی طرف زیادہ توجہ دے سکتے ہیں دین حق کا قانون دہندہ خدا ہے اور وہ مرد ہے نہ عورت اس لئے نہ وہ مرد کا طرفدار ہے نہ عورت کا۔ پس آؤ اپنے پیدا کرنے والے خالق خدا کے حکموں کے مطابق مل کر کام کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ عارضی

سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب فرماتے ہیں:۔

"مَیں جماعت میں تحریک کرتا ہوں کہ وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے سال میں دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں اور انہیں جماعت کے مختلف کاموں کے لئے جس جس جگہ بھجوایا جائے وہاں وہ اپنے خرچ پر جائیں اور ان کے لئے وقف شدہ عرصہ میں سے جس قدر عرصہ انہیں وہاں رکھا جائے اپنے خرچ پر رہیں اور جو کام اُن کے سپرد کیا جائے اسے بجا لانے کی پوری کوشش کریں"

(خطبہ جمعہ۔ الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۶۶ء صہ ۴)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی ربوہ)

اعلان دار القضاء

○ "مکرم رائے عبد المقیت صاحب ولد رائے خان محمد صاحب بھٹی سکنہ موضع کوٹ سلطان تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے درخواست دی ہے کہ ان کے بھائی مکرم رائے عبد الحفیظ صاحب وفات پا گئے ہیں اس لئے ان کا پلاٹ ۱۱/۱۱ محلہ دار الصدر غربی ربوہ میرے نام منتقل کیا جائے۔

لہٰذا بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو مذکورہ پلاٹ درخواست دہندہ کے نام منتقل کئے جانے پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دے"۔

○ "مکرم رشید علی صاحب ولد احمد علی صاحب سکنہ مکان ۱۴/۱۵، گولبازار ربوہ درخواست دی ہے کہ ان کے والد احمد علی صاحب وفات پا گئے ہیں۔ اس لئے جائیداد واقع ۱۴/۱۵، گولبازار ربوہ بو قبہ دس مرلہ بشمول مکانات اور دوکانات جو مکرم احمد علی صاحب اور ان کے بھائی مکرم سعادت علی صاحب (پسران علی گوہر صاحب) کے نام نصف نصف منتقل شدہ ہے۔ احمد علی صاحب کا حصہ ان کے درج ذیل ورثاء کے نام شرعی حصہ کے مطابق منتقل کیا جائے

۱۔ امتہ الرشید صاحبہ دختر
۲۔ امتہ العزیز صاحبہ "
۳۔ امتہ السلام صاحبہ "
۴۔ حمایت علی صاحب پسر
۵۔ رشید علی صاحب پسر
۶۔ رحمت علی صاحب "

لہٰذا بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دے"۔

○ "قطعہ نمبر ۱۸/۳، مع کوٹھی دار الصدر ربوہ بو قبہ چار کنال ورثاء میاں غلام محمد صاحب اختر، عبد المجید صاحب اختر، منور اختر صاحب، مبشر اے اختر صاحب (پسران) حبیب اختر صاحبہ امتہ القیوم اختر صاحبہ، امتہ الرشید اختر صاحبہ اور امتہ المجید اختر صاحبہ (دختران) کے نام انتقال کیا جانے پر کسی وارث یا غیر وارث کو اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے"۔

ناظم دار القضاء ربوہ

معیاری ہومیوپیتھک ....

پوٹینسیاں | مرکبات (پیٹنٹ ادویات) | مدر ٹنکچر | گولیاں | ٹکیاں | ملک شوگر

اور کتب تھوک و پرچون دستیاب ہیں

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ

فون ۷۷۱ ۶۰۶ ۶۰۷

خبریں

ملکی خبریں

○ جاپان کے وزیر اعظم مسٹر توشیکی کائفو اور اُن کی بیگم صاحبہ پاکستان کے دورہ پر تشریف لا رہے ہیں۔ جاپانی وزیر اعظم اس سے قبل بنگلہ دیش کا دورہ کر کے آ رہے ہیں۔ جاپان اور پاکستان کے درمیان مضبوط دوستانہ اور برادرانہ تعلقات قائم ہیں۔ اور یہ تعلقات ایک لمبے عرصے سے چلے آ رہے ہیں۔ مشرق بعید کے ساتھ پاکستان کے دوستانہ روابط کا سلسلہ بھی دیرینہ جاری ہے۔ وزیر اعظم جاپان اپنے دورے کے دوران صدر مسٹر غلام اسحٰق خان اور وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کے ساتھ مذاکرات کریں گے۔ خیال ہے کہ پاکستان کو پاور پلانٹ ملنے کے مسئلہ پر گفتگو ہوگی اس کے علاوہ اہم تجارتی اور سفارتی معاملات پر بھی خیر سگالی کے ماحول میں باتیں ہوں گی۔ جاپانی وزیر اعظم کے دورے کے نتیجے میں پاکستان اور بھارت کے درمیان دوستانہ تعلقات کی طرف پیش رفت کا امکان ہے۔ کشمیر کے مسئلے پر دونوں ملکوں کے درمیان جو کھنچاؤ پیدا ہوا ہے اس کے بارے میں پاکستان اور جاپان کے سربراہوں میں گفتگو ہوگی اور خیال ہے کہ جاپانی وزیر اعظم اس کشیدہ صورتِ حال کو کم کرنے کی کوشش کریں گے۔

غیر ملکی خبریں

○ جمہوریہ لیتھوانیہ اور ماسکو کی حکومت کے درمیان کشیدگی کم ہو گئی ہے۔ اور دونوں فریق باہمی افہام و تفہیم کے ذریعے مسائل کا حل ڈھونڈنے پر راضی ہو گئے ہیں۔ لیتھوانیہ کے صدر نے دار الحکومت میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ اعلان آزادی کو عارضی طور پر معطل کرنے کیلئے تیار ہیں۔ یہ تجویز گزشتہ ہفتے فرانس اور جرمنی نے مشترکہ طور پر دی تھی۔ لیتھوانیہ کے سخت مؤقف میں تبدیلی اسوقت آئی ہے جبکہ روس نے اقتصادی طور پر اس پر بہت زیادہ دباؤ ڈالا تھا۔ وہاں کوئلے کی کانوں میں کام بالکل بند ہو گیا تھا اور کئی دوسرے کارخانے بند ہو گئے تھے۔ روس نے تیل اور گیس کی سپلائی پہلے ہی بند کر رکھی تھی۔ گیس کی سپلائی اب بحال کی جا رہی ہے۔ لیتھوانیہ کے دار الحکومت میں ان اقتصادی پابندیوں کے خلاف ایک ریلی ہوئی جس میں ۲۰ ہزار سے زائد افراد نے حصہ لیا جس میں زیادہ تعداد طلباء کی تھی۔

○ بھارت نے ۱۹۸۵ء سے ۱۹۸۹ء تک کے عرصے میں دنیا بھر میں سب سے زیادہ اسلحہ خریدا جسکی مجموعی مالیت سترہ ارب تیس کروڑ ڈالر بنتی ہے۔ مغربی ممالک کے تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ بھارت ایک ایسا انجن ہے جو علاقے میں اسلحہ ذخیرہ کرنے کے جنون کو اوپر کھینچے لئے جا رہا ہے۔

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔

شریف احمد بھٹی

پراپرٹی سنٹر ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ

فون گھر: ۴۳۱، آفس: ۵۲۱

پتہ